

ان کے ہوتے ہوئے سوڈان کی اسلامی شناخت ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہے۔ خطرہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جن شیاطین نے ترابی و بشیر کو باہم جدا کر کے سوڈان کو ایک بحران کا شکار کیا ہے اور اس بحران میں مزید تندی پیدا کر رہے ہیں وہ لکڑیوں کا گٹھا کھول کر ایک ایک کو توڑنے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ آئیے ہم سب اپنے سوڈانی بھائیوں کے اتحاد و یک جہتی کے لیے دست دعا بلند کریں۔

سوڈان سے آنے والا تازہ ہوا کا جھونکا یہ ہے کہ اخوان المسلمون کی بنیادی تنظیم جو اس سے پہلے حکومت سے باہر تھی اب باقاعدہ حکومت میں شامل ہو گئی ہے اور اس کے ایک نوجوان رہنما ڈاکٹر عصام البشیر کا بینہ میں لے لیے گئے ہیں۔ یہ تمام عناصر سوڈان کی اسلامی شناخت کے ضامن اور وحدت کی امید کو مضبوط تر کرنے والے ہیں۔

انڈونیشیا --- عیسائیت کی زد میں!

محمد ایوب منیر

عظیم اسلامی ملک انڈونیشیا ایک بار پھر بحران کے اندر گھر گیا ہے۔ جنرل سہارتو کے بعد برہان الدین یوسف جیبی کو صدر مملکت بنایا گیا لیکن اسلام پرستوں سے ان کی راہ و رسم اور طیارہ سازی کی صنعت میں غیر معمولی خود کفالت ان کے لیے مورد الزام بن گئی۔ ۱۶ ماہ قبل نہضۃ العلماء کے عبدالرحمن واحد نے اقتدار سنبھالا تو گو لکسر پارٹی، جمہوری پارٹی اور متحدہ ترقیاتی پارٹی (پی پی پی) نے واحد کو نجات دہندہ قرار دیا تھا لیکن فسادات عروج پر پہنچے ہیں تو صدر سے استعفا کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس صورت میں جمہوری پارٹی کی سربراہ اور موجودہ نائب صدر سکارنو کی بیٹی میگاوتی کے صدر بننے کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ میگاوتی کے ’راخ العقیدہ اور روشن خیال‘ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اُس کی جماعت (پی ڈی پی آئی) کے ۷۰ فی صد عہدے دار چینی النسل ہیں یا مسیحی ہیں اور اس کے مندروں میں جا کر پھول چڑھانے کے کئی واقعات عالمی پریس میں شائع ہو چکے ہیں۔

وسائل سے مالا مال انڈونیشیا سے مشرقی تیمور کو علیحدہ کروانے میں استعماری قوتوں کی کامیابی نے اس خوف ناک حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے کہ ۹۰ فی صد مسلم اکثریت کے ملک کو ۱۰۹۰ فی صد مسیحی اقلیت کے زیر نگیں کیا جاسکتا ہے۔ ۵۰ فی صد چینی النسل ملیشیائی آبادی، تمام تر معیشت پر قبضہ جمائے بیٹھی ہے۔ اکبر تاجنگ میگاوتی، امین رئیس اور جنرل اندر پار تو نوسارتو تن تھا ملک کو خلفشار سے نکالنے، اقتصادی بحران ختم کرنے اور ملک کو متحد رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ عبدالرحمن واحد کو معزول، درخواست یا مستعفی کرایا گیا تو جو فرد

برسر اقتدار آئے گا وہ عیسائی موثر گروہوں کا نمائندہ ہوگا یا اُن کے رحم و کرم پر ہوگا۔ پاکستان کے اندر کوئی غیر مسلم دستوری طور پر صدر، وزیر اعظم، چیئر مین سینٹ، مسلح افواج کا سربراہ اور چیف جسٹس نہیں بن سکتا لیکن انڈونیشیا کا دستور ایسی کوئی شق نہیں رکھتا۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے ماضی قریب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

آپے، ایرپان جایا، ریاد اور مدورا صوبوں میں علیحدگی کی تحریکیں عروج پر ہیں۔ جزائر ملاکا میں مسلمان اور عیسائی، ایک دوسرے کے خلاف مسلح ہو کر صف آرا ہیں۔ سہارتو کے دورِ حکومت میں بھی اور اُس کے بعد گذشتہ تین برسوں میں ۱۰ فی صد مسیحی اقلیت نے کلیدی مناصب تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ چار اہم ترین وزارتیں ان کے پاس ہیں۔

وزارت صنعت و تجارت لوهوت بنسار پنجایتین کے پاس ہے۔ مذہباً پروٹسٹنٹ اور ملٹری اکیڈمی کے فارغ التحصیل ہیں۔ سنگاپور میں انڈونیشیا کے سفیر رہے ہیں۔ لوهوت کا وعدہ تھا کہ ۸۰ ارب امریکی ڈالر کا سرمایہ جو صنعت کار انڈونیشیا سے نکال لے گئے ہیں، میں یہ واپس لاؤں گا۔ لیکن اس میں کوئی پیش رفت نہ ہوئی، تاہم روپے کی قیمت اور بھی گر گئی۔ لوهوت کے سابق حکمران خاندان سے بھی خوش گوار مراسم رہے ہیں، نیز اقتصادی شہرگ کی مالک چینی آبادی کے سربراہ اور وہ لوگوں سے بھی گہرے تعلقات ہیں۔

بنگاران سراگی، وزیر زراعت اور مذہباً پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں۔ وہ بوگور انسی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی میں زرعی اقتصادیات کے استاد رہے اور ان کی کئی تخلیقات منظر عام پر آچکی ہیں۔ انڈونیشیا کے ۱۲ کروڑ مسلمان کسانوں کی حالت زار میں کوئی بہتری نہ آسکی، تاہم وزارت زراعت میں تعلیم یافتہ عیسائی اہم عہدوں پر ضرور متعین ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر توانائی و معدنیات پر نومولیس گیانتر و کیتھولک عیسائی ہیں۔ ان کا تعلق جاوا سے ہے اور جاوا کے رہنے والے مسلک کی مجموعی سیاست پر اثر انداز رہتے ہیں۔ وہ جکارتا کی اتما جایا کیتھولک یونیورسٹی سے طویل عرصہ متعلق رہے اور بعد ازاں عالمی بینک کے مشیر بن گئے۔ وہ تیل تلاش اور برآمد کرنے والی کمپنیوں کے بھی انچارج رہے جن کے اثاثے اربوں ڈالر ہیں۔ ان کی امریکی سفیر رابرٹ ایس کیلہارڈ سے قریبی دوستی ہے۔ مذہب بھی ایک ہے اور امن عالم قائم کرنے کا طریقہ بھی ایک! علاوہ ازیں انڈونیشیا بنک تعمیر نو ایجنسی (IBRA) کے سربراہ ایڈون گروگان بھی عیسائی ہیں۔

اس موقع پر تھیوکا ذکر بھی ضروری ہے۔ میجر جنرل ریٹائرڈ تھیوسیانی مسلکاً پروٹسٹنٹ ہیں۔ وہ مکاسار کے رہنے والے ہیں۔ مسلم مسیحی فسادات بھڑکانے میں انھیں ”ید طولیٰ“ حاصل ہے اور اُن کا یہ جملہ تو مشہور ہے: ”مجھے یہ پسند ہے کہ انڈونیشیا کی تقسیم ہو جائے بجائے یہ کہ یہاں کوئی مسلمان حکومت کرے“۔ تھیوکا میگاوتی کے معتمد خاص اور اُن کی جمہوری پارٹی کے نائب سربراہ ہیں۔ میگا اُن پر اس قدر اعتماد کرتی ہیں کہ وہ انھیں کئی بار پارٹی کا سربراہ بنانے کا اعلان کر چکی ہیں۔ اقتدار ملنے کی صورت میں اصل فیصلے اور وزارتوں کی

تقسیم تھیو ہی نے کرنا ہے۔ تھیو فی الوقت میگا دتی کے اقتدار کی راہ ہموار کرنے میں مصروف ہیں۔ صدر واحد نے میگا دتی کو جن شورش زدہ علاقوں کا انچارج بنایا، تھیو کے مشورے پر میگا نے وہاں خاموشی اختیار کیے رکھی اور نتیجہ یہ نکلا کہ ہنگامے اور فسادات بڑھتے ہی چلے گئے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ میگا اپنے مسکئی عہدے داروں اور مشیروں پر خاص اعتماد کرتی ہیں۔ یہاں ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا کہ انڈونیشیا کی سراغ رساں ایجنسی (BAKIN) کے نائب سربراہ جنرل یوس منکو اور سربراہ لیفٹیننٹ جنرل آری جفرے کمات ہیں، نیز فوج کے اسٹریٹجک سراغ رسانی شعبے کے سربراہ میجر جنرل شیوم بنگ ہیں۔ اتنے اہم عہدوں پر عیسائیوں کا تعینات ہونا، حسن اتفاق بہر حال نہیں ہے! اب جب کہ عبدالرحمن واحد پر ۳۶ کروڑ ڈالر قومی ادارے (بلوگ) کے ذریعے غصب کرنے کا الزام ہے اور ۱۶ ماہ قبل کے قریبی حلیف امین رئیس (اب قومی مجلس MPR کے سربراہ) اسپیکر اسمبلی اکبر تاجنگ اور نائب صدر میگا دتی، صدر واحد سے کھلم کھلا علیحدگی کا اعلان کر رہے ہیں، عیسائی گروہوں نے اپنی کوششیں ایک مرتبہ پھر تیز کر دی ہیں۔

برطانیہ سے شائع ہونے والے جریدے امپیکٹ انٹرنیشنل (مارچ ۲۰۰۱ء) کی رپورٹ کے مطابق عیسائیوں کی تکنیک یہ رہی ہے کہ اسلامی قوتوں کو تقسیم در تقسیم کیا جائے۔ نہضتہ العلماء اور محمدیہ دو بڑی اسلامی جماعتیں ہیں۔ ان کے درمیان تفریق پیدا کرنے اور خلیج و سبغ کرنے میں اسی گروہ کا اہم کردار ہے۔ نہضتہ کے سربراہ عبدالرحمن واحد ہیں اور چار کروڑ پیروکاروں کے دعوے دار ہیں، جب کہ امین رئیس، محمدیہ کے سربراہ رہے ہیں۔ جن علاقوں میں فسادات برپا ہوئے یا آج کل جاری ہیں وہاں مسلم علماء، اساتذہ اور قائدین کو اولین طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے، چاہے مشرقی جاوا ہو یا آچے یا مدورا۔ مشرقی تیمور کی طرز پر عیسائیوں نے مختلف صوبوں میں تربیت یافتہ کمانڈوز اور نیم فوجی افراد کے دستے منظم کر لیے ہیں۔ ملاکا میں ریڈ آرمی آف بینی ڈوروہے، سلاویسی میں بلیک بیٹ آرمی ہے، اور مورچے بند ہو کر مسلمانوں کے خلاف لڑ رہی ہے۔

انڈونیشیا میں مقیم عیسائیوں کا متحرک ترین محاذ میڈیا ہے اور انڈونیشیا کے حوالے سے تازہ ترین اور گرم گرم خبریں بیرون ملک روانہ کی جاتی ہیں۔ انڈونیشیا کو بدنام کیا جاتا ہے اور غیر ملکی اداروں مثلاً عالمی بینک اور اقوام متحدہ کے اداروں کا اثر و رسوخ بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔

ان حالات کا تقاضا ہے کہ اُمت کا درد رکھنے والے فہیم عناصر انڈونیشیا کو کسی مزید بحران کی زد میں آنے سے روکیں۔ سرکاری، غیر سرکاری اور انفرادی طور پر ایسے کسی نارمنعقد کیے جائیں جن میں حالات کا صحیح تجزیہ ہو اور انڈونیشیا کو عیسائیت کی گود میں جانے سے بچایا جاسکے۔ اسرائیل کے قیام، مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور مشرقی یورپ میں مسلم کشی کے بعد انڈونیشیا کے بحرانوں پر خاموشی اُمت مسلمہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائے گی!